سید غیاث الدین محمد عبدالقادر ندوی

من موہن کی باتیں

مولانا فضل رحمن گنج مراد آبادی کا ترجمہ قرآن

نام ، ولادت و مولد:

تیرہویں صدی ہجری کے مشہور و معروف عالم، محدث اور صوفی بزرگ اویس زماں حضرت مولانا شاہ فضل رحمن گنج مراد آبادی، (یوپی) کے مشہور ولی حضرت مصباح العاشقین چشتی کی اولاد میں سے ہیں، ولادت قصبہ ملاداں میں ۱۲۰۸ھ میں ہوئی۔ ان کے والد ماجد حضرت شاہ اہل اللہ لکھنو کے معروف بزرگ حضرت شاہ عبدالرحمن الموحد سے ارادت کا تعلق رکھتے تھے، جنھوں نے بیٹے کی پیدائش کی بشارت دیتے ہوئے فضل رحمن نام رکھا جس سے تاریخ ولادت نکلتی ہے ۔بعض لوگ نام کو فضل الرحمن تحریر کرتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ال کے اضافہ سے تاریخی نام باقی نہیں رہتا۔

حصول علم و معرفت :

ابتدائی تعلیم کے بعد مولانا نے پہلے لکھنو میں مولانا نور بن انوار فرنگی محلی سے شرح وقایہ اور دیگر علماء سے دوسری کتب درسیات پڑھیں؛ اس کے بعد مرزا حسن علی محدث اور مولوی حسین احمد کے ہمراہ دہلی تشریف لے گئے، جہاں حضرت شاہ عبدالعزیز سے حدیث کا درس لیا اور سند حاصل کر کے وطن واپس آگئے؛ اس کے بعد دوبارہ دہلی جا

کرشاہ عبدالعزیز کے نواسے حضرت شاہ اسحاق محدث دہلوی کا تلمذ اختیار کیا اور صحاح ستہ کی تکمیل کی۔

ابتدائی تحصیل معرفت اپنے والد ماجد سے کی اور نوعمری ہی میں حضرت شاہ آفاق نقشبندی دہلوی کے خلیفہ حضرت حیدر علی سندیلوی سے کسب فیض کیا اور دہلی میں پہلے شاہ غلام علی نقشبندی، خلیفہ حضرت مرزا مظہر جانجاناں سے اجازت حاصل کی، اس کے بعد شاہ صاحب کی ہدایت کے بموجب حضرت شاہ آفاق سے براہ راست استفادہ کیا اور اجازت و خلافت حاصل کی، شاہ صاحب ان کو نہایت عزیز رکھتے تھے اور "نور حدیث" کے لقب سے نوازا کرتے تھے۔

<u>گنج مراد آباد میں قیام اور سلسلۂ درس و ارشاد :</u>

دہلی سے کسب علوم و معارف کے بعد وطن واپس ہو کر قصبہ گنج مراد آباد ضلع اناؤ (یو ۔ پی) میں مستقل سکونت اختیار فرمائی اور یہیں درس و ارشاد کا سلسلہ جاری فرمایا تا آنکہ ۲۲ / ربیع الاول ۱۳۱۳ھ کو بعمر ۱۰۵ سال خالق حقیقی سے جا ملے۔

مولانا کے خلفاء، مسترشدین اور تلامذہ میں وقت کے نامور علماء و مشائخ شامل ہیں۔ نواب صدیق حسن خان، ان کے صاحبزادگان نواب علی حسن خاں اور نواب نورالحسن خاں، ناظم اول ندوۃ العلماء مولانا سید محمد علی مونگیری، صاحب نزہۃ الخواطر مولانا سید عبدالحئی حسنی، صدر یار جنگ نواب مولانا حبیب الرحمن خاں شیروانی، مفسر قرآن مولانا عبدالحق حقانی،

مولانا شاہ بدرعلی، حاجی ولی لکھنوی، مولانا حسام الدین فضلی، مولانا سید عبدالغفار آسیونی نے ان سے بیعت کی اور اجازت حاصل کی۔ ان کے علاوہ جن معاصر جلیل القدر علماء و مشائخ نے مولانا سے کسب فیض کیا ہے ان میں مولانا عبدالحئی فرنگی محلی، مولانا شاہ سلیمان پھلواروی، مولانا حبیب اللہ فیض آبادی (شیخ الاسلام مولنا حسین احمد مدنی کے والد ماجد) مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا اشرف علی تھانوی جنھوں نے نیل المراد فی

السفرالی گنج مرآد آباد   نامی رسالہ میں مولانا کی خدمت میں اپنی حاضری کی روداد بیان کی ہے، قابل ذکر ہیں۔

اتباع کتاب و سنت اور قرآن مجید و احادیث سے غیر معمولی شغف :

مولانا گنج مراد آبادی نے اپنی پوری زندگی کتاب و سنت کا پابند رہ کر گزاری۔ بلاشبہ ان کی حیات پوری طرح اتباع سنت میں ڈوبی ہوئی تھی، ان کو یہ تک گوارا نہ تھا کہ مسنون دعاؤں کے علاوہ مشائخ سے ماثور دعاؤں یا وظائف کا التزام کیا جائے۔ ایسی دعاؤں اور وظائف کے بارے میں استفسار کیا جاتا، تو فرماتے "حدیث میں نہیں آیا ہے" قرآن حکیم سے تعلق خاطر کا یہ عالم تھا کہ ایک موقع پر ارشاد فرمایا :

> "اگر ہم کو قرآن شریف کے بدلے میں جنت ملے تو جنت لینا منظور نہیں، .... ہمارے پاس جنت میں حوریں آئیں تو ان سے بھی یہی کہیں گے کہ آؤ بی بی ! بیٹھ جاؤ تم بھی قرآن شریف سنو۔"

ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا :

> "جو شخص قرآن مجید کے الفاظ اور معانی کی تحقیق اور چھان بین کرتا ہے اس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے، نہیں پاتا۔"

اسی طرح مولانا کو حدیث و سنت سے نہایت شغف تھا، مولانا تھانوی نے نیل المراد میں ان کے درس حدیث کا ذکر خاص طور پر فرمایا ہے۔ ان کے اتباع سنت کا اعتراف اور اعتبار کرتے ہوئے مشہور عالم مولانا نذیر حسین محدث دہلوی نے اپنے صاحبزادے کو تربیت کی خاطر ان کی خدمت میں روانہ فرمایا تھا۔ مولانا حفیظ اللہ اعظمی

سابق مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو جو مسلکاً اہل حدیث تھے، مولانا کی جامعیت اور کمال اتباع سنت کے نہایت معترف تھے۔

مولانا کے نزدیک مسلکی اختلافات کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ ان کی بنا پر تفریق بین المسلمین اور تکفیر مومنین ہر گز برداشت نہ کرتے تھے۔ ہمیشہ تقوائے قلب کو ملحوظ رکھتے تھے۔ مولانا تجمل حسین بہاری نے اپنے رسالہ "کمالات رحمانی"(ص ۱۷۷) میں سر سید علیہ الرحمہ کے بارے میں مولانا کا یہ ملفوظ نقل کیا ہے :

"جناب مولانا مونگیری نے فرمایا ایک بار حضرت قبلہ حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے، چند مولوی صاحبان صحن میں لڑ رہے تھے کہ سر سید روایات صحیح و متواتر کا انکار کرتا ہے، کافر ہے، حضرت قبلہ حجرے سے باہر نکلے مسجد میں تشریف لائے اور مولانا مونگیری سے فرمایا یہ مولوی لوگ اس بیچارے کو کافر بناتے ہیں، مگر اس کے قلب کی طرف تو دیکھو کیسا ہے۔"

مولانا اپنے درس میں ہمیشہ عام فہم زبان استعمال فرماتے تھے۔ عام فہم پوربی زبان پر ان کو درک حاصل تھا۔ عارفانہ دوہے ان کی زبان پر رواں ہو جاتے مثلاً:

سر مہ دیوں تو کر کرا کجرا دیوں نہ جائے
جن نینن ماں پیو بسیں دوجے کون سمائے

ہیں پیا کی ہیا ہیری ہمی
درس دکھائے تمے لبھائے نیو رے

<u>ترجمہ قرآن مجید کا عمدہ ذوق :</u>

قرآن حکیم کے الفاظ و معانی پر غور فرمایا کرتے تھے۔ ا عام فہم معانی بیان

فرماتے ،مفسّرحقانی نے ان کی خدمت میں اپنی تفسیر پیش کی تو انھوں نے افلاینظرون الی الابل کیف خلقت (الغاشیہ : ۱۷) میں الابل کے معنی ان سے دریافت کیے، مولانا حقانی نے عام طور پر معروف معنی اونٹ بتائے، اس پر مولانا نے ہنس کر فرمایا کہ یہاں الابل کے معنی بادل کے ہیں۔ (۱)

لفظ جلالت اللہ کا ترجمہ "من موہن" فرمایا اس سلسلہ میں قابل لحاظ ہے کہ بعض مفسرین "ولہ" سے اشتقاق بیان کرتے ہیں۔ جسکے معانی میں ایک معنی ہیں : "نہایت محبت و شیفتگی جس سے ہوش و حواس مغلوب ہو جائیں۔" Lane نے اپنی انگریزی قاموس (Arabic English Lexicon 8 : 3060) میں انگریزی ترجمہ Distruetion In Love لکھا ہے اور اسی طرح جلد اول صفحہ ۴۹۶ پر "حب" کے ذیل میں محبت کے مدارج میں ولہ کا ذکر کرتے ہوئے یہی معنی تحریر کیے ہیں۔

مولانا کا ترجمہ قرآن :

مختلف مجالس میں مولانا نے کبھی ایک دو آیت کا، کبھی چند آیات کا اور کبھی پوری سورت کا ترجمہ بیان فرمایا، جس کو قلم بند کرلیا گیا اور جمع کر کے پہلی بار مولانا کے خلیفہ مولانا شاہ تجمل حسین بہاری کے زیر اہتمام گلشن ابراہیمی پریس لکھنو سے "قرآن مجید مترجم ہندی بھاشا اردو میں" کے زیر عنوان طبع کرایا گیا۔ راقم الحروف نے مولانا کے متعدد تذکروں میں مختلف آیات کا ترجمہ دیکھا تھا لیکن اس مجموعے کا محض نام ہی سنا تھا۔ والد ماجد مولانا سید محمد عبدالغفار ندوی نگرامی نے بتایا کہ ایک نسخہ کتب خانہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں تھا جس کو بہت پہلے انھوں نے دیکھا اور پڑھا تھا لیکن راقم کو بڑی جستجو کے باوجود بھی کتب خانہ میں دست یاب نہ ہو سکا، تا آنکہ ۲۲ تا ۲۶ / فروری ۸۹ء خدا بخش اورنٹیل پبلک لائبریری پٹنہ کے زیر اہتمام قرآنیات پر جنوب ایشیائی سمینار

کا انعقاد ہوا جس میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، سمینار میں مولانا گنج مراد آبادی کے ترجمے کا بھی ذکر ہوا اور خوشخبری دی گئی کہ عنقریب لائبریری اس کو اپنے زیر اہتمام شائع کرنے جا رہی ہے، چنانچہ ۱۹۹۰ء میں یہ مجموعہ شائع ہوا اور ایک عزیز کے توسط سے ایک نسخے کے حصول کی سعادت نصیب ہوئی۔ از سر نو کتابت کے بجائے مذکورہ مطبوعہ گلشن ابراہیمی پریس کا فوٹو لے کر شائع کیا گیا ہے، البتہ اس مطبوعہ میں جو اغلاط باقی رہ گئی تھیں ان کی تصیحات آخر میں شامل کی گئی ہیں۔ ابتدا میں جناب نظر علی خان کا مقدمہ ہے، جس میں مولانا کے مختصر حالات زندگی اور ترجمے کے بارے میں کچھ باتیں شامل ہیں۔

نظر علی خاں عرصہ سے سفارت خانہ کویت برائے ہند دہلی سے وابستہ ہیں، قرآنیات ان کا خاص موضوع ہے، مخطوطات اور مطبوعات دونوں پر کام کیا ہے، مقدمہ میں ترجمہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں :

> "یہ ترجمہ صرف چند سورتوں اور چند آیات پر مشتمل ہے، ترجمہ مذکورہ اردو رسم الخط اور دیوناگری رسم الخط (بغیر متن قرآن شریف) دونوں میں چھپ چکا ہے لیکن اب کم یاب ہے۔"
>
> میرے بزرگ علامہ سید اخلاق حسین صاحب دہلوی نے ایک روز دوران تذکرہ ترجمۂ مذکورہ مجھ سے فرمایا کہ ہمارے ایک مخلص دوست حافظ جمیل الرحمن صاحب دہلوی ہیں، ان کے پاس یہ ترجمہ ہے۔ اللہ تعالی نے حافظ صاحب موصوف کو قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کے مطالعے کا خصوصی ذوق عنایت فرمایا ہے، حافظ صاحب کو مختلف تراجم قرآن کی بہت سی عبارتیں حفظ ہیں، دیوناگری رسم الخط میں چھپا ہوا ترجمے کا ایک

نسخہ اول و آخر سے تھوڑا ناقص حافظ جمیل صاحب کو کسی ردی فروش کے ہاں نظر آیا، آپ نے اسے لیا اور پڑھا اور اردو رسم الخط میں اپنی صاحبزادی زاہدہ بیگم کی مدد سے اسے نقل کیا جو آپ کے پاس محفوظ ہے، میری طلب پر حافظ صاحب نے اردو نقل کردہ نسخہ مجھے مستعار عنایت فرمایا، فجزاہ اللہ خیر الجزاء" میں نے فوٹو کاپی کرنے کے بعد آپ کا نسخہ واپس کر دیا، اس ہندی نسخہ کا عنوان "من موہن کی باتیں" ۔ اس کے بعد مزید تلاش کرنے پر خدا بخش لائبریری پٹنہ میں اردو رسم الخط میں مطبوعہ نسخہ بھی بفضلہ تعالی مل گیا ہے۔

پوربی ہندی زبان میں یہ ترجمہ کلام الہی بہت عمدہ، دل کو چھو لینے والا ترجمہ ہے کہ اس جیسا ترجمہ ہندی زبان میں نہ اس سے پہلے کیا گیا اور نہ آئندہ شاید کیا جاسکے۔ موجودہ دور میں ہندی زبان میں قرآن کریم کے متعدد ترجمے شائع ہوئے ہیں لیکن دل و دماغ کو متاثر کر دینے والی اور روح کو بالیدگی عطا کرنے والی جو کیفیت اس ترجمے میں ہے وہ کسی بھی دوسرے ہندی ترجمے میں نہیں ہے۔ اس کا سبب جناب منت اللہ صاحب رحمانی کی زبانی یہ ہے کہ "یہ ترجمہ زبان عشق میں کیا گیا ہے، اس کو زبانوں کے پیمانے سے ناپنا درست نہیں، یہ الہامی ترجمہ منشاء و مراد آیات قرآنی کا احاطہ کر لیتا ہے اور مفہوم آیات کی اس طرح وضاحت کرتا ہے کہ ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات و خدشات خود بخود رفع ہو جاتے ہیں، بعض آیات کا ترجمہ پڑھ کر

وجد طاری ہو جاتا ہے۔"

حافظ جمیل صاحب پہاڑی بھوجلہ دہلی میں مندر والی گلی میں رہتے ہیں، اس چھوٹی سی گلی میں ایک قدیم مندر ہے جس کے نگراں ایک پنڈت جی ہیں، حافظ صاحب نے یہ نسخہ انہیں پڑھنے کے لیے دیا تا کہ وہ مطالعہ کے بعد اپنی رائے دیں، پنڈت جی نے اسے پڑھا اور بہت ہی محظوظ ہوئے، پنڈت جی یہ ترجمہ واپس کرنا نہیں چاہتے تھے، اس لیے آپ نے واپسی میں بہت دیر لگائی، ہوسکتا ہے کہ نقل کر لیا ہو، نسخے کی واپسی کے وقت پنڈت جی نے فرمایا : "اس میں تو بڑا ہی رس ہے" اس سادہ اور مختصر جملے سے زیادہ اور کیا تعریف ہو سکتی ہے۔"

اس مجموعہ میں سورہ فاتحہ، سورہ مریم، سورہ یسین، سورہ رحمن، سورہ واقعہ، سورہ تغابن، سورہ تبارک الذی (ملک)، سورہ دہر، سورہ نبا، سورہ نازعات، سورہ عبس، سورہ تکویر، سورہ انفطار، سورہ تطفیف، سورہ انشقاق، سورہ بروج، سورہ فلق، سورہ ناس کا مکمل ترجمہ اور سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ اعراف، سورہ یوسف، سورہ کہف، سورہ فتح، سورہ نجم، سورہ انبیاء، سورہ حشر، سورہ جمعہ کا جزوی ترجمہ اور آخر میں بعض متفرق آیات و الفاظ کے معانی شامل ہیں، ساتھ ہی مولانا کے بعض ملفوظات منقول ہیں، ان میں ایک ملفوظ اس طرح ہے :

"حضور نے فرمایا کہ اس سے دو برس پہلے بھاشا ہندی زبان میں ترجمہ تیس پارہ قرآن کا تھا، وہ گم ہوگیا۔" (۲)

اسی مقام پر ایک اور ملفوظ اس طرح ہے :

"اگر ہندوستان میں قرآن نازل ہوتا تو اسی زبان بھاشا

میں ہوتا، ہم لوگوں میں بہ اعتبار فصاحت و بلاغت زبان دہلی معتبر ہے، اسی طرح ہندوؤں میں بھاشا زبان معتبر ہے۔"

ترجمے کے بعض نمونے :

ذیل میں ہم اس مجموعہ اور دیگر تذکروں میں مذکور بعض الفاظ کے معنی بہ اعتبار حروف تہجی نقل کرتے ہیں۔

(الف) ابل (بادل) اجداث (مرگھٹ) اجر (نیگ؟) احسن ندیا (سندر بھا) ارائک (راج چوکی) اسماعیل (مطیع اللہ) اشد (کڑا کھڑ) اغلالا (لوہے کی بھاری پاٹ) الہ (ٹھاکر، مہا ٹھاکر)

(ب) بُکرۃ (بھوارے)

(ت) تفاوت (کان)

(ج) جنۃ (بیکنٹھ) جنت عدن (سکھ سدا کو بسیرا) جہنم (نرک)

(ح) حکیم (سیانا)

(خ) خُتِمَ (ٹھپہ لگا دیا)

(ذ) ذکر (کتھا، سجھوتی)

(ر) رئیآ (روپ سروپ) رب (پالتا) رحمن (مہا داتا) رزق (سندر بھوگ) رسول (سندیسی، بسیٹھ، مہاسدھ) رشد (راہ) ریحان (اچھی باس کی بھری)

(ز) زقوم (تھوڑ، سینڈ) زکوۃ (ستنت دان)

(س) سباتآ (سکھ، بسرام) سجین (کال کوٹھری) سلام (سکھ چین) سلسبیل (سرس ہندی لفظ معنی : میٹھا چشمہ)

(ص) صراط مستقیم (سدھ پنتھ) صریخ (دہائی، گہار) صلوۃ (پوجا) صور

(نرسنگھا)

(ع) عبوساً (کڑوا) العروۃ الوثقی (پکا کڑا) عشیاً (سانجھ)

(غ) غافلون (اچیت) غفرانک (پاپ دھودے) غی (کراہ)

(ف) فطور (کھونٹ) الفجرۃ (چھنال)

(ق) قرآن (دعوت کی چٹھی) قرن (جگ) قوم (جات، جانت. بھانت)

قمطریراً (کرا)

(ک) کتاب (پران، آکاس پاتی) کلم (بتیاں کیں) الکفرۃ (ملیچھ)

(ل) لامقطوعۃ (ان چکت) لانفرق (ہم نہیں الگ کرتے)

(م) مابین ایدیھم و ما خلفھم (آگل پاچھل) مبارکا (بڑھتی والا. بھگوان)

متقین (بھگتوں) مجرمون (پاپیوں) مریم (عابدہ، کنواری، ستونتی) مسرفون (چنڈال)

مغفرۃ (پاپ ہرن، [illegible] (اوپر موڑ کیے ہوئے) ملکوت (راج)

(ن) نبی (اوتار، مہاسدھ) نزلا (نیوتا) نطفۃ (کام بوند)

(و) وعد (مہابدی کی) ولی (ہیت میت) ویل (بری گت)

(ی) یسین (اے پورن جوت) یوم الدین (چکوتی کا دن)

اس کے بعد ہم متفرق آیات کا ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ بین القوسین سورہ اور آیت نمبر درج ہے:

(۱) بدیع السموات و الارض (بقرہ: ۱۱۷ و انعام ۱۰۱)

اے انوکھے بنانے والے آسمان اور زمین کے۔

(۲) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

(آل عمران: ۳۱)

کہو تم اے محمد! اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ

تم کو چاہے

(۳) وحسن اولئک رفیقا (نساء : ۶۹)

اور کیا اچھا ساتھ ہے

(۴) فلما تجلی ربه للجبل (اعراف : ۱۴۳)

جب اس کا نور اجیالا ہو۔ (مجموعے میں سورہ اعراف کی چند آیات کا ترجمہ شامل ہے ان میں یہ آیت بھی ہے اور ترجمہ یوں ہے : پھر اسکے پالنہار کی جوت پربت پر روپی)

(۵) ان الله لایغیر مابقوم حتی یغیر واما بانفسهم (رعد : ۱۱)

اللہ نہیں بدلتا ہے کسی نعمت کو یعنی کسی کی دولت کو اور سلطنت کو جو دیا ہو کسی قوم کو مگر جب کہ وہ اپنے آپ کو بگاڑ دیں

(۶) الابذکر الله تطمئن القلوب (رعد : ۲۸)

یاد رکھو کہ من موہن کی یاد میں دل کو آرام ہوجاتا ہے۔

(۷) المال والبنون زینة الحیوة الدنیا (کہف : ۴۶)

دھن اور پوت سب سنگار ہیں دھرتی کے۔

(۸) وکان عند ربه مرضیا (مریم : ۵۵)

اور تھا اپنے رب کا پیارا۔

(۹) انی آنست نار (طہ : ۱۰، نمل : ۷، قصص : ۲۸)

جب اس کی آہٹ پائی۔

(۱۰) غلبت الروم -- وهم من بعد غلبهم سیغلبون

(روم : ۲)

ہار گئے روم اور ہارنے کے پیچھے تھوڑے روز میں جیت جاویں گے

(۱۱) تتجا فی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا (سجدہ : ۱۶)

بندے ہمارے خالی کرتے ہیں اپنے پہلو کو لیٹنے سے اور پکارتے ہیں اپنے رب کو ازروے خوف و طمع کے۔

(۱۲) ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی (احزاب : ۵۶)

اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں محمدؐ صاحب پر۔

(۱۳) واشرقت الارض بنور ربھا (زمر : ۶۹)

اور جگمگا اٹھی دھرتی پالنہار کی جوت سے

(۱۴) لیس کمثلہ شیئی (شوری : ۱۱)

نہیں ہے مثل المثل اسکے کوئی شے

(۱۵) یا ایھا النبی اذاجاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لایشرکن باللہ شیئاً ولا یسرقن ولا یزنین (ممتحنہ : ۱۲)

اے نبی ! جب تیرے پاس عورتیں مرید ہونے کو آویں تب تم مرید کرو اس بات پر کہ نہ شریک کریں، خدا کو کسی شے میں اور چوری نہ کریں اور زنا نہ کریں۔

آخر میں مجموعے سے سورہ وار منتخب تراجم پیش خدمت ہیں :

سورہ فاتحہ

(۱) ایاک نعبد وایاک نستعین (۵)

ہم تیرا ہی آسرا چاہتے ہیں اور تجھی کو پوجتے ہیں

سورہ بقرہ

(۲) الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقناھم ینفقون (۳)

جو ان دیکھے / بن دیکھے دھرم لاتے ہیں اور پوجا کو سنوارتے ہیں اور ہمارے دیے کا دان بھی کرتے ہیں۔

(۳) وعلی ابصارھم غشاوۃ (۷)

اور ان کے نینوں میں موتیا بھرا ہوا ہے۔

(۴) ان فی خلق السموات والارض و اختلاف الیل و النھار (۱۶۴)

آکاش اور دھرتی کے بنانے میں اور دن رات کے ایرا پھیری۔(میں)

(۵) من ذا الذی یشفع عندہ الاباذنہ (۲۵۵)

کون ہے جو اس کے یہاں بنا حکم کچھ کہہ سن سکے۔

(۶) وسع کرسیہ السموٰت و الارض (۲۵۵)

اس کی راج چوکی میں آکاش اور دھرتی سمارہے ہیں۔

(۷) لااکراہ فی الدین (۲۵۶)

پریم مت میں کوئی دباؤ نہیں۔

(۸) وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ (۲۸۴)

چاہے کھولے کرو چاہے چھپے کرو۔

(۹) وھو علی کل شیئی قدیر (۲۸۴)

اور اللہ کو ہر چیز کا بوتہ ہے۔

(۱۰) لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا (۲۸۴)

نہ پکڑیو ہماری بھول چوک۔

(۱۱) لاتحملنا مالا طاقة لنابه (۲۸۴)

نہ رکھ ہم پر وہ کہ جس کا ہم کو بوتا نہیں۔

سورہ آل عمران

(۱۲) تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء (۲۶)

تو جسے چاہے راج گدی دے اور جسے چاہے راج چھین کے بھوئیں ٹیک دے۔

سورہ اعراف

(۱۳) وانا اول المؤمنین (۱۴۳)

اور میں سب دھرمیوں کا پرتھان دھرمی ہوں۔

سورہ یوسف

(۱۴) ورا ودته التی هو فی بیتها و غلقت الابواب وقالت هیت لک (۲۳)

اور جس رانی کے نواس وہ رہتا تھا اسی نے من موہا اور دروازے بند کر بولی آؤ میں بنی ٹھنی ہوں۔

سورہ کہف

(۱۵) انما انا بشر مثلکم (۱۱۰)

میں تو تمہارا ساتھی ہوں۔

(۱۶) ولا یشرک بعبادة ربه احداً (۱۱۰)

اور اس کی پوجا میں کسی اور کو ساجھی نہ بنائے۔

سورہ مریم

(۱۷) واشتعل الرأس شیبا (۴)

اور سر میں بڑھاپا چمک آیا۔

(۱۸) ولم اکن بدعائک رب شقیا (۴)

اور میں تجھ سے مانگ کر کبھی نراس اور ابھاگ نہیں ہوا

(۱۹) هو علیّ هین (۲۱،۹)

یہ کام ہمارے اوپر سہج ہے، وہ مجھ پر سہج ہے۔

(۲۰) فارسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشراً سویا (۱۷)

سو ہم نے اس کے پاس مہیش سندیسی بھجوایا تو پھر وہ پورا

منوموورت بن کر اس کے سامنے آیا۔

(۲۱) قالت انّی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر والم اک بغیاً (۲۰)

بولی میرے مالک کون بدھ ہوگا میرے بھتھا ہی کہ کسی منئی نے

مجھکو چھوا تک نہیں اور نہ میں بیسبا ہوں۔

(۲۲) وکان امرا مقضیاً (۲۱)

اور یہ کاج ہونہار ہے۔

(۲۳) فحملته فانتبذت به مکاناً قصیاً (۲۲)

پھر وہ پیٹ سے ہوئی سو اسکو لے کر وہ دور جنگل میں چلی گئی۔

(۲۴) وهزی الیک بجزع النخلة (۲۵)

اور تو اپنے اوپر چھوہارے کے ٹھوٹھ کو ہلاؤ۔

(۲۵) لقد جئت شیئاً فریاً (۲۷)

اور تو نے بہت برا اچنبھے کا کام کیا۔

(۲۶) ذالک عیسی ابن مریم (۳۴)

یہ کتھا عیسی مریم کے پوت کی ہے۔

(۲۷) واذکر فی الکتاب ابراهیم (۴۱)

اور آکاش پاتی میں تو ابراہیم کتھا سن۔

(۲۸) ولا یغنی عنک شیئاً (۴۲)

اور نہ تجھ سے کچھ ٹال ٹلا سکتا ہے۔

(۲۹) اراغب انت عن آلھتی یا ابراهیم (۴۷)

کیا تو اے ابراہیم! میرے دیوتاؤں سے کترات ہے

(۳۰) وما تدعون من دون الله (۴۸)

جن کو تم من موہن بنا پوجتے ہو۔

(۳۱) وما یعبدون من دون الله (۴۹)

جس کو من موہن کہہ پوجتے ہو۔

(۳۲) وقربناه نجیا (۵۲)

اور کانا پھوسی کرنے کو اپنے پاس کیا۔

(۳۳) ورفعناه مکانا علیا (۵۷)

اور اس کو ہم نے اونچے کھنڈا کاش پر چھڑھالیا۔

(۳۴) انعم الله علیهم (۲۷)

جن پر من موہن کی دیا بھئی ہے۔

(۳۵) اذا تتلی علیهم آیات الرحمن خروا سجداً وبکیا

(ایضاً و مقام سجدہ)

جب ان لوگوں پر مہا داتا کے اشلوک پڑھے جاتے ہیں۔ بھوئیں پر ماتھا ٹیکتے ہوئے اور روتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔

(۳۶) فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات (۵۹)

پھر ان کی جگہ ان کے پیچھے کپوت ہووے انھوں نے پوجن چھوڑ دی اور کام دیو کے پیچھے ہوئے۔

(۳۷) ولا يظلمون شيئاً (۶۰)

اور وہ کچھ ستائے نہیں جائیں گے۔

(۳۸) لايسمعون فها لغواً (۶۲)

وہاں وہ بک بک جھک جھک نہیں سنیں گے۔

(۳۹) لسوف اخرج حياً (۶۶)

سچ مچ مر گھٹ سے جیتا نکال لیا جاؤں گا۔

(۴۰) وان منكم الاواردها (۷۱)

اور تم سے کوئی وہاں جائے بنا نہ رہے گا۔

(۴۱) فليمدد له الرحمن مداً (۷۵)

مہا داتا اس کی لانبی ڈور چھوڑ دیتا ہے۔

(۴۲) تؤزهم ازاً (۸۳)

ان کو خوب سا ہشکاتے بد کاتے ہیں۔

(۴۳) وتنشق الارض (۹۰)

اور دھرتی تڑک جائے۔

(۴۴) وما ينبغی للرحمن ان يتخذ ولداً (۹۲)

اور مہا داتا کو کہاں بھاتا ہے کہ کوئی کو اپنا پوت بنا دے۔

(۴۵) لقد احصاھم و عدھم عداً (۹۴)

سچ اس نے سنیت دھرا ہے اور ان کی گنتی گن رکھی ہے۔

سورہ انبیاء

(۴۶) و ذاالنون اذ ذھب مغاضباً (۸۷)

اور تو مچھ بھوج اوتار کی کتھا سن جب وہ جھنجھلا کر چلے۔

(۴۷) وانت خیر الوارثین (۸۹)

اور تو اچھا پوت دیون بار ہے۔

سورہ یٰسین

(۴۸) و کل شیئی احصیناہ فی امام مبین (۱۲)

اور سب کچھ ہم نے چٹی مول پتری میں ٹانک رکھا ہے۔

(۴۹) الیوم نختم علی افواھھم (۶۵)

اور اس دن ہم انکے منہ موند دیں گے۔

(۵۰) ولو نشاء لمسخناھم علی مکانتھم (۶۷)

اور جو ہم چاہیں ان کو جہاں تہاں پتھرائے دیں۔

سورہ فتح

(۵۱) کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ(

کھیتی کی طرح اچھی طرح جم کر لہلہائے کرسی سیدھی ہو ڈانٹی اس کی۔

سورہ رحمن

(۵۲) علمه البیان (۴)

اسکو سندر بولنا سکھایا۔

(۵۳) ولا تخسروا المیزان (۹)

اور تولائی میں جھونک نہ ماریو

(۵۴) رب المشرقین و رب المغربین (۱۷)

وہی چاروں کھنٹ کا مہاراج ہے۔

(۵۵) یسئله من فی السموات والارض کل یوم هو فی شأن (۲۹)

سارا سنسار اسی کے دوارے کا بھکاری ہے، وہ نس دن نرنکار ہے۔

(۵۶) یعرف المجرمون بسیماهم فیؤخذ بالنواصی والاقدام (۴۱)

پاپی کالے مکھڑے سے پہچان کر ایڑی چوٹی سے باندھ لیے جاویں گے۔

(۵۷) تبارک اسم ربک ذی الجلال و الاکرام (۷۸)

تیرے پالنہار جوت کے داتا کا بڑے شوبھا کا ناؤں ہے۔

سورہ واقعہ

(۵۸) اذا رجت الارض رجاً (۴)

جب دھرتی میں بھاری بھونچال پڑے گا۔

(۵۹) وبست الجبال بساً (۵)

اور پہاڑ چرکس چورا ہو جائیں گے۔

(۶۰) و لا یصدعون عنها ولا ینزفون (۱۹)

اس سے ان کا مونڈ نہیں پھاٹا اور نہ وہ مدھ ماتے ہوتے ہیں۔

(۶۱) وفاکھتہ مما یتخیرون (۲۰)

اور جی بھاتے ہوئے پھل

(۶۲) جزاء بما کانوا یعملون (۲۴)

ان کی سکرنی کا پھل ہے۔

(۶۳) وکانوا یصرون علی الحنث العظیم (۴۶)

اور مہا پاپ ملبہ پنے اوپر اڑے ہوئے تھے۔

(۶۴) ائذا متنا (۴۷)

کیوں جی جب مریں گے۔

(۶۵) ھذا نزلھم یوم الدین

یہ ان کا لیوا دیئے کے دن کا چارہ پانی ہے۔

(۶۶) لو نشاء لجعلناہ حطاماً (۶۰)

جو ہم چاہیں اسکو سوہا کر دیں۔

(۶۷) لو نشاء جعلناہ اجاجاً (۷۰)

جو ہم چاہیں اسکو کھاری کڑوا کر دیں۔

سورۂ حشر

(۶۸) لایستوی اصحاب النار واصحاب الجنة (۲۰)

نرک کے بسیاں اور بیکنٹھ باسی برور نہیں۔

سورہ جمعہ

(۶۹) یا ایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة

فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع (۹)

اے دھرمی لوگو جب شکر وار کی پوجا کی پکار ہو تو من موہن کی
جپا کو جھپٹ چلو اور بیچ بیوہار چھوڑ دیو۔

سورہ تغابن

(۷۰) یعلم ما فی السمٰوٰت والارض (۴)
آکاش اور دھرتی کا سب کچھ جانتا ہے
(۷۱) واللہ علیم بذات الصدور (۴)
اور من موہن کی باتوں کا بھی گیانی ہے۔
(۷۲) یکفر عنہ سیاٰتہ (۹)
تو من موہن اسکے پاپ جھاڑ دے گا۔
(۷۳) وعلی اللہ فلیتو کل المؤمنون (۱۳)
اور دھرمیوں کو اچت ہے کہ من موہن کا بھروسہ رکھیں۔
(۷۴) انما اموالکم واولادکم فتنۃ (۱۵)
سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ تمہاری سنپت اور پوت بکھیڑے ہیں

سورہ ملک

(۷۵) ثم ارجع البصر کرتین (۴)
پھر بار بار تو آنکھ پھرا کر دیکھ لے
(۷۶) تکاد تمیز من الغیظ (۸) تاؤ سے پھٹی پڑتی ہے
تاؤ سے پھٹی پڑتی ہے۔
(۷۷) واسروا قولکم او اجھروا بہ (۱۳)
اور چاہے تم کانا پھوسی کرو یا گہراؤ۔

(۷۸) ان اصبح ما۔ کم غورآ (۳۰)

اگر بھور ہوتے ہی جل پانی سوکھ جاوے

سورہ دہر

(۷۹) لم یکن شیآ مذکورآ (۱)

اس کا چرچا بھی نہ تھا۔

(۸۰) ولقّٰھم نضرۃ و سرورا (۱۱)

اور انکو بہت ہریایا اور پھلیایا۔

(۸۱) لایرون فیھا شمسآ ولا زمھریرآ (۱۳)

نہ گھام کی گرمی اور نہ جاڑے کی سردی۔

(۸۲) ان ھولا۔ یحبون العاجلتہ (۲۷)

یہ لوگ تو دنیا کارو کڑ چاہتے ہیں۔

سورہ نبا

(۸۳) الذین ھم فیہ مختلفون (۳)

جس میں وہ لوگ الٹی سیدھی ہانک رہے ہیں۔

سورہ نازعات

(۸۴) والجبال ارساھآ (۳۲)

اور پہاڑوں کی اس میں کیلیں ٹھونک دیں۔

(۸۵) فامامن طغی (۳۷)

پھر جس نے سر اٹھایا۔

(۸٦) ایان مرساھا (۴۲)

اسکا لنگر کب پڑے گا۔

سورہ عبس

(۸۷) انا صببنا الماء صباء (۲۵)

سچ ہم نے جھاجھم برکھا برسائی۔

(۸۸) ثم شققنا الارض شقاً (۲۶)

پھر ہم نے تڑاتڑ دھرتی پھاڑی۔

سورہ تکویر

(۸۹) وما صاحبکم بمجنون (۲۲)

اور تمہارا سنگاتی بولا نہیں ہے۔

سورہ انشقاق

(۹۰) فسوف یحاسب حساباً یسیراً (۸)

سو اس کا سچ لیکھا جو کھا کیا جائے گا۔

سورہ بروج

(۹۱) واللہ علی کل شئی شھید (۹)

اور من موہن ہر کوئی پر جھانک تانک رکھنے والا ہے۔

(۹۲) فعال لما یرید (۱۶)

جو چاہے سو کرے ہے۔

سورہ فلق

(۹۳) من شر ما خلق (۲)

بسھر چیزوں کی برائی سے۔

سورۂ ناس

(۹۴) ملک الناس (۲)

لوگوں کے مہاراج

(۹۵) الذی یوسوس فی صدور الناس (۵)

جو لوگوں کے جیوں میں دبدھا ڈالتا ہے۔

حواشی

۱۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کا مقالہ زیر عنوان آیہ مذکورہ : عربی ماہنامہ "البعث الاسلامی" ندوۃ العلماء، لکھنو مجلد ۳۴، شمارہ ۲، مئی ۱۹۸۹ء، ص ۶۶ - ۷۲۔

۲۔ فخر الدین علی احمد کمیٹی اتر پردیش کے زیر اہتمام قومی یکجہتی کے موضوع پر ہونے والے ایک یاد گاری خطبے کی صدارت کرتے ہوئے اتر پردیش ہندی سنستھان کے سابق صدر ڈاکٹر شیومنگل سمن نے بتایا تھا کہ قرآن کریم کا سب سے پہلا ترجمہ ہندوستان میں سنسکرت زبان میں ہوا تھا۔ اس سلسلے میں راقم نے پروفیسر انصار اللہ نظر (شعبہ اردو، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے جن کی نظر ایسے مواد پر کافی گہری ہے، استفسار کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے علم میں اتنا ضرور ہے کہ سورہ فاتحہ کا سنسکرت میں ترجمہ ہوا تھا۔

کتابیات

۱۔ من موہن کی باتیں (ترجمہ آیات و سور قرآن) از مولانا شاہ فضل رحمن گنج مراد آبادی شائع کردہ خدا بخش اورنٹیل پبلک لائبریری پٹنہ ۱۹۹۰ء۔

۲۔ تذکرہ انعامات رحمن از مولانا سید محمد عبدالغفار ندوی نگرامی، لکھنو ۱۹۹۳ء

۳۔ تذکرہ اویس زمان حضرت مولانا شاہ فضل رحمن گنج مراد آبادی، از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، بار اول لکھنو۔

۴۔ کمالات رحمانی از مولانا تجمل حسین بہاری۔

۵۔ نیل المراد فی السفر الی گنج مراد آباد از مولانا اشرف علی تھانوی

۶۔ لغات القرآن، اول از مولانا عبدالرشید نعمانی۔ ندوۃ المصنفین، دہلی طبع پنجم ۱۹۷۶ء۔

۷۔ عربی انگریزی ڈکشنری (Arbic English Laxicon) از ایڈورڈ لین (Adward Lane)

(بہ شکریہ "معارف" مئی ۱۹۹۴ء، بھارت)